OPEN ACCESS
Al Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219
ISSN (PRINT): 2707-1200
ARJISH, Vol: 5, Issue: 3,
July to September 2021
DOI: 10.53575/arjish.v5.3(21)u12.125-137
http://www.arjish.com

دیوان امام شافعی کا علمی و تجزیاتی مطالعہ

An analytical and comprehensive study of Diwan-e-Imam Shafi`i

Dr. Abdul Ghaffar Madani*
Dr. Mussarrat Malik**
Dr. Hafiz Shuaib Farooq***

Abstract
Imam Shafi`i (150/767 - 204/820) was one of the most eminent Islamic scholars, prolific authors and an earlier jurisprudence and founder of shafi`i school of thought. He had made his great contribution in various religious disciplines including Islamic literature. He also produced writings in poetic form which fulfills the measurements of prosody. Though, he could not compose his own collection of poetry, yet his devotees extracted his poetic work from different writings. The collection of his poetry is named Diwan-e-Imam Shafi`i. His poetry is rich with wisdom, etiquette and ethical values which were abstracted and retrieved from the Holy Qur'an and Hadiths. Due to being quoted far and wide by different scholars, his poetry is acknowledged remarkable and holds prominent place in academia of scholars. This brief study seeks to reveal topics; self-denial, patience, contentment, Tawakkul, and self-pride which were significantly present in his poetry. This study is also undertaken in response to the deep sense of admiration and appreciation for the poetry of Imam Shafi`i.
Keywords: Imam Shafi, poetry, wisdom, ethical values, Qur`an

امام شافعی اہل علم کے نزدیک کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، علوم اسلامیہ میں ایک بہت بڑا مقتدر اور معتبر نام ہے، قرآن و حدیث میں عالمانہ بصیرت اور اجتہادانہ صلاحیت کے باعث دنیا کے مسلمانوں کی ایک تعداد امام شافعی کے فقہ کی پیروکار ہے، امام شافعی کو خدائے لم یزل نے جن لازوال علمی و فقہی بصیرت، باطنی و نظری خصوصیات اور علمی و ادبی عبقریت سے نوازا تھا ان میں سے ادب و لغت میں آپ کی غیر معمولی مہارت و بیش قیمت نگارشات نے بھی ایک عالم کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے، اس مقالے میں امام شافعی کی شاعری میں جو حکمت و دانش کے انمول موتی پنہاں ہیں ان کا تجزیاتی مطالعہ پیش خدمت ہے۔

مختصر تعارف:

قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والے محمد بن ادریس شافعی سنہ ۱۵۰ھ میں درست قول کے مطابق فلسطین کے مشہور شہر غزہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں رسول اکرم ﷺ سے جا ملتا ہے، آپ کی ولادت سے قبل والد محترم کا انتقال ہو چکا تھا، تعلیم و تربیت،

* Assistant Professor at Shaheed Benazir Bhutto University, Sanghar Campus.
Email: abdulghaffar_sng@sbbusba.edu.pk, https://orcid.org/0000-0001-5053-1844
** Senior Lecturer at University of Wah.
Email: mussarrat.malik@uow.edu.pk
*** Chairperson at Department of Islamic & Pakistan Studies.
Email: hafiz.shuaib@uow.edu.pk

پرورش و کفالت حالت یتیمی میں والدہ محترمہ نے بحسن خوبی سرانجام دی، دو سال کی عمر میں والدہ محترمہ ان کو قرآن و حدیث اور علم و ثقافت کے عظیم مرکز مکہ مکرمہ میں لے آئیں، جہاں پر مختلف علوم اسلامیہ میں مہارت تامہ حاصل کی۔(1) امام شافعی کے بقول بچپن سے میری تمام تر توجہ دو باتوں کی طرف ہی تھی: تیر اندازی اور تحصیل علم۔ مکتب کی تعلیم کے بعد بنو ہذیل قبیلے میں علم و ادب عرب میں کمال دسترس حاصل کرلی۔ سات سال کی عمر میں حفظ قرآن اور دس سال کی عمر میں مؤطا امام مالک کے حافظ بن چکے تھے۔(2)

تحصیل علم کے لیے علمی اسفار:

امام شافعی کی احوال زندگی کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی عیاں ہوتی ہے کہ آپ نے تحصیل علم کے لیے تقریباً تمام عالم اسلام کا سفر کیا تھا، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، حجاز مقدس، مصر، عراق و فلسطین، یمن، الرقہ، بغداد، حران اور شام کے علاوہ بہت سے علاقوں کے علمی اسفار میں جہاں آپ اپنی تشنگی علم کو تسکین دیتے رہے وہاں علم کے شیدائی بھی آپ کی علمی شخصیت سے خوب مستفیض ہوتے رہے۔(3)

امام شافعی کے شیوخ و اساتذہ:

امام شافعی کے اساتذہ میں بڑے بڑے ائمہ قرآن و حدیث سمیت اساطین علم و ادب شامل ہیں،ان میں امام دار ہجرہ امام مالک (متوفی ۱۷۹ھ)، محرر مذہب احناف امام محمد بن حسن شیبانی (متوفی ۱۸۹ھ)، سفیان بن عیینہ (متوفی ۱۹۸ھ)، وکیع بن جراح (متوفی ۱۹۶ھ)، عبداللہ بن عبدالعزیز ماجشون، مقری اسمٰعیل بن قسطنطین مکی (متوفی ۱۹۰ھ) امام ابراہیم بن ابو یحییٰ اسلمی مدنی (متوفی ۱۸۴ھ) مسلم بن خالد الزنجی (متوفی ۱۸۱ھ)، ابراہیم بن سعد (متوفی ۱۸۳ھ)، یحی بن سعید قطان سعید بن سالم القراح، اسماعیل بن علیہ، حاتم بن اسماعیل، ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ، اسماعیل بن جعفر، عمر بن محمد بن علی، عطاف بن خالد المخزومی، عبدالعزیز بن ابو سلمہ، محمد بن اسماعیل، فضیل بن عیاض، امام داؤد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن عبدالعزیز، اسماعیل بن جعفر، مطرف بن مازن، ہشام بن یوسف وغیرہ سمیت عالم اسلام کے کثیر مشائخ و اساتذہ سے اکتساب علوم کرتے رہے۔(4)

چند ممتاز تلامذہ:

آپ کے مشہور تلامذہ میں سے بعض کے نام یہ ہیں: امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)، ربیع بن سلیمان الجیزی (متوفی ۲۵۶ھ) امام حسن بن محمد الزعفرانی بغدادی (متوفی ۲۵۹ھ)، امام ابو ثور ابراہیم بن خالد (متوفی ۲۴۰ھ)، اسمٰعیل بن یحیی المزنی (متوفی ۲۶۴ھ)، امام حسین بن علی الکرابیسی (متوفی ۲۴۵ھ)، ربیع بن سلیمان المرادی (متوفی ۲۷۰ھ) حرملہ بن یحیی (متوفی ۲۴۴ھ)، یونس بن عبد الاعلیٰ (متوفی ۲۶۴ھ)، امام یوسف بن یحییٰ بویطی (متوفی ۲۳۱ھ)، قتیبہ بن سعید، یحیٰ بن اکثم، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عمر، محمد بن جریر، ابو بکر حمیدی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سمیت خلق کثیر نے اکتساب علم کیا ہے۔(5)

امام شافعی: ائمہ دین و معاصرین کی نظر میں:

بلا مبالغہ امام شافعی کی ذات ستودہ صفات علم و حکمت، فکر و دانش، محاسن و کمالات کا پیکر جمیل تھی، ائمہ دین نے آپ کے علم و عظمت کی عمدہ

لفظوں میں تعریف و توصیف کی ہے: جیسے امام احمد بن حنبل جیسے عظیم محدث و فقیہ آپ کو دوسری صدی کے مجدد تسلیم کرتے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: اللہ جل مجدہ نے ہر صدی کے سرے پر ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت پیدا کرتا ہے جو سنت کی تعلیم عام کرتا ہے، ہم نے دیکھا پہلی صدی کے سرے پر عمر بن عبد العزیز تھے اور دوسرے سرے پر امام شافعی نے سنت کی حفاظت کا ذمہ بخوبی سرانجام دیا۔(6)

امام ابو ثور ابراہیم بن خالد سے کسی نے پوچھا امام شافعی اور امام محمد بن حسن میں بڑا فقیہ کون ہے تو امام ثور نے امام محمد بن حسن سے لیکر علقمہ و اسود تک کے تمام عراقی فقہاء سے امام شافعی کو بڑا فقیہ قرار دیا۔(7) قاضی یحیٰ بن اکثم امام شافعی کے بارے میں کہتے ہیں: آپ قریشی تھے، عقل و فہم اور فطانت و ذہانت میں قبیلہ قریش میں فائق تھے، بڑا ستھرا ذہن و پاکیزہ خیالات کے مالک تھے، آپ معاملہ فہم و جلد ٹھیک نتیجہ تک پہنچنے والے تھے، حدیث کو بکثرت سننے اور جاننے والے تھے، آپ کے ہوتے امت محمد یہ کو کسی اور فقیہ کی ضرورت ہی نہ رہتی۔(8) امام داؤد ظاہری کا قول ہے: امام شافعی ان حضرات میں سے ہیں جو کتاب و سنت کے معانی کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے، کتاب و سنت سے دلائل کے استنباط میں بھی غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے، حسن اخلاق کے پیکر انتہائی مخلص شخص تھے۔(9) طاش کبری زادہ نے مفتاح السعادۃ میں ان کے محاسن و کمالات کا تذکرہ ان لفظوں میں کیا ہے: فقہ و اصول حدیث، لغت و نحو وغیرہ کے علماء ان کی امانت و عدالت، زہد و تقویٰ، خوف خد، جود و سخا، حسن سیرت و عالی مرتبت ہونے پر متفق ہیں، یہ اس قدر جامع کمالات ہیں کہ ان کی کماحقہ تعریف کرنے کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔(10)

تالیفات و فقہی خدمات:

امام شافعی ایک فقہی مکتب کے امام اور حدیث و اصول دین پر کامل عبور رکھنے والی عبقری شخصیت تھی، ارباب علم نے آپ کو علم اصول فقہ کا مؤسس اول تسلیم کیا ہے۔(11) آپ کی تصانیف میں سے کتاب الام، کتاب الرسالہ، مسند امام شافعی، احکام القرآن، کتاب السنن، جماع العلم، اختلاف الحدیث، اختلاف العراقیین، کتاب الرد علی محمد بن الحسن، بیان فرض اللہ، اصول سمیت کتب و تالیفات امام شافعی کی طرف منسوب ہیں، امام بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) نے مناقب الشافعی میں امام شافعی کی ۱۰۰ سے زائد تصانیف و تالیفات کے نام بیان کئے ہیں۔(12)

وفات حسرت آیات:

امام شافعی مختلف امراض میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو گئے، آپ کے مشہور شاگرد امام مزنی کہتے ہیں: میں جب امام شافعی کے مرض الموت کے وقت حاضر ہو کر حال دریافت کیا تو آپ نے یہ الوداعی گفتگو فرمائی: دنیا سے رخصتی کا وقت ہے، احباب سے جدا ہو رہا ہوں، برے اعمال کا توشہ لیے اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں پیش ہونے والا ہوں، مجھے نہیں معلوم کہ میری روح جنت جائے گی کہ اسے مبارک باد پیش کروں، بعد میں یہ اشعار پڑھے:

ولما قسا قلبي وضاقت مذاهبي   جعلت رجائي دون عفوك سلما
تعاظمني ذنبي فلما قرنته   بعفوك ربي كان عفوك أعظما

فما زلت ذا عفو عن الذنب لم تزل تجود و تعفو منة وتكرما[13]

اے مالک! جب قساوت قلبی بڑھ گئی اور بچنے کی راہیں مسدود ہو گئیں تو میری امید و نے تیرے عفو و در گذر کا قصد کیا ہے، گرچہ میرا گناہ بہت بڑا ہے، مگر تیرے عفو و کرم کے مقابلے میں دیکھتا ہوں تو تیری بخشش وسیع و عظیم تر ہے، تو ہمیشہ میرے گناہوں کو معاف کرتا رہا ہے، تیرے عفو و کرم کی تجلیات ہمیشہ مجھ پر ہوتی رہی ہیں۔(آج بھی اپنے فضل و کرم سے مجھے بخش دے)۔

امام شافعی نے صرف ۵۴ سال کی عمر میں بروز جمعرات ۲۹ رجب ۲۰۴ھ میں جان عزیز، جان آفریں کے حوالے کر دی، آپ کے نماز جنازہ کے عظیم اجتماع میں علماء و فقہاء اور امراء و فقراء سمیت عوام کا جم غفیر تھا، مصر کے شہر فسطاط میں آپ کی تدفین ہوئی۔[14]

امام شافعی کی شاعری کا علمی جائزہ:

جو شخص علم قرآن، علم تفسیر، حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول میں کامل دستگاہ رکھتا ہو، وہ ادب و شاعری کی طرف جب متوجہ ہو تو شاعری میں جو بصیرت تامہ و مہارت کاملہ رکھتا ہو گا اس سے صاحب نقد و نظر بخوبی واقف ہیں، امام شافعی کی ادب و شاعری کے محاسن و خوبیوں پر اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ مشک آنست کہ خود ببوید، نیز ان کی شاعری کے محاسن و کمالات کا احاطہ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ امام شافعی کی شاعری کا غائرانہ نظر سے جائزہ لیا جائے تو وسعت فکر و علم و حکمت کا ایک وسیع جہاں آباد نظر آتا ہے۔ آپ کی شاعری کا بنیادی موضوع تو کوئی خاص نہیں، کیوں کہ آپ اکثر فی البدیہہ اور برملا موقع مناسبت کے لحاظ سے اشعار کہا کرتے تھے، ان کی اکثر شاعری دینی مضامین بالخصوص وعظ و نصیحت کی گرد گھومتی نظر آتی ہے، ان کا کلام منتشر تھا یعنی کلام کو مدون کر کے آپ نے کوئی جامع دیوان نہیں چھوڑا مگر ان کے ادبی و فکری شہ پاروں کو محققین نے مختلف کتب سے جمع کر کے ہم تک پہنچانے کی سعی پیہم کی ہے۔ دیوان امام شافعی کو ایک جگہ یکجا کرنے والوں میں سے محمد مصطفی شاذلی مصری، محمد عبدالمنعم خفاجی، محمود ابراہیم، زہدی یکن، محمد عفیف زعبی، یوسف محمد بقاعی وغیرہ کے نسخہ جات طباعت سے آراستہ ہو کر عوام و خواص میں خوب پذیرائی حاصل کر چکے ہیں، بالخصوص ڈاکٹر امیل یعقوب نے دیوان امام شافعی کی تخریج یعنی اصل کتب کے حوالہ جات بھی بیان کر کے بہت عمدہ کام سرانجام دیا ہے۔[15]

شاعری کو دانش و حکمت کا پر تو سمجھا جاتا ہے، حکمت کے بارے میں اللہ جل مجدہ کا فرمان ہے: {يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا}[16] یعنی جس کو حکمت سے نوازا گیا گویا اس کو خیر کثیر سے نوازا گیا۔ اس طرح شاعری کے حوالے سے صحیح حدیث میں ہے: «إن من البيان سحرا، وإن من الشعر حكما»[17] یعنی بیشک بعض بیان جادو اور بے شک بعض شعر حکمت سے مزین ہوتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات تو واضح ہے کہ بعض اشعار حکمت و دانائی کے انمول خزانہ ہوتے ہیں، اور اس طرح یہ مشہور حدیث تو ہر اہل علم و فن کی نظر سے ضرور گذری ہو گی کہ رسول محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کلمہ حکمت تو مومن کی متاع گم شدہ ہے جہاں سے بھی اسے ملے وہ اس کا بہتر حقدار ہے۔[18] اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بعض اشعار مومن کے لیے متاع گم شدہ کی مثل ہیں اور ان حکمت بھرے اشعار سے انسان اپنے شعور و فہم کو مہمیز دے کر دنیا کو مسخر کرنے کی سعی کر سکتا ہے، یہ حکمت و دانش کے زمزمے کوثر و تسنیم کی مسحور کن پھوار سے شعور و

آگہی کو اس طرح معطر کرتے ہیں کہ انسان عش عش اٹھتا ہے، بعض اوقات ادبی و حکمت بھری چاشنی سے انسان کے اندر میں ایک عجیب سرور و کیف کی ہلچل مچ جاتی ہے، نیز امام شافعی کے فکر و خیالات کی بلندگی، وعظ و نصیحت سے مرصع دلاویز اسلوب نگارش، وعمدہ اسلوب بیاں سے مسحور ہو جانا فطری بات ہے۔ کہا جاتا ہے شاعری شاعر کے اندر کے پاکیزہ جذبے، خلوص کامل اور باطنی صداقت کا آئینہ اور ذوق و وجدان کی آواز ہوتی ہے، اگر امام شافعی کے اشعار کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ امام شافعی نے نہایت سلیس و سادہ و بامحاورہ عربی زبان میں اپنے قلبی جذبات کو شاعری کا جامہ پہنایا ہے، نیز امام شافعی ائمہ دین میں سے تھے، شاعری آپ کا مقصود نہیں تھا بلکہ بعض اوقات دل کی بات اشعار میں کہا کرتے تھے، شاعری میں آپ کی بصیرت کتنی تھی ان کے ایک فرمان ہے: بیس سال تک قبائل عرب میں رہ کر ان کے اشعار اور زبان کی باریکیوں میں خوب گہرائی حاصل کی ہے۔(19) ایک مقام پر شاعری کے مشغلہ کے بارے میں آپ نے فرمایا:

و لولا الشعر بالعلماء يزري　　　لكنت اليوم أشعر من لبيد**(20)**

یعنی اگر شعر گوئی اختیار کرنا علماء کیلئے عیب کی بات نہ ہوتی تو میں آج لبید سے بڑا شاعر ہوتا۔

امام شافعی کے اشعار آیت کریمہ یا احادیث طیبہ کی تلمیحات بلکہ ادب و حکمت، روحانی و اخلاقی مضامین سمیت سماجی تعلیمات سے خوب مزین و مرصع نظر آتے ہیں، آپ کی شاعری موضوعاتی وسعت کا عمدہ شاہکار ہے، آپ کی شاعری میں زہد و تقویٰ، علم و حکمت، معرفت و حقیقت، اخلاق و تربیت، ادب و ثقافت، توکل و قناعت، وعظ و نصیحت، خوف و خشیت، دعا و مناجات، آداب صحبت، صبر و شکر، جود و سخا، عالی حوصلگی، علو ہمتی، مدح و مناقب، وغیرہ عمدہ مضامین کو عمدگی سے بھرتا گیا ہے، یہ ادبی شہ پارے جہاں فکر و نظر کو تازگی و ذہن کو بالیدگی عطا کرتے ہیں، وہیں انسان کو اخلاقیات کے اعلیٰ درجے پر متمکن کرتے ہیں، ان کی شاعری میں سے کچھ موضوع پر نقب کشائی پیش خدمت ہے۔

دنیا کی حقیقت امام شافعی کی شاعری میں:

دنیا کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک بکری کے مردہ بچہ کی حیثیت سے بھی دنیا کی حیثیت کمتر و حقیر ہے۔(21) ایک مقام پر فرمایا اگر دنیا کی اللہ کے یہاں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی حیثیت ہوتی تو اللہ تعالی کسی منکر کو اس دنیا سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب نہیں کرتا۔(22) ارباب علم و دانش دنیا کی مذمت اور دنیا میں غیر ضروری انہماک سے منع کرتے رہتے ہیں، مگر یہ یاد رہے دنیا حقیر و ذلیل اس وقت ہے جب یہ آخرت سے غافل کر دے، نیز دنیا کی مذمت سے مراد دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا ہے جیسے قرآن کریم میں ہے: {وما هذه الحياة الدنيا إلا لهو ولعب وإن الدار الآخرة لهي الحيوان لو كانوا يعلمون}(23) ترجمہ: اور یہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل تماشا ہے البتہ آخرت کے گھر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے، کاش! لوگ جانتے۔ مولانا روم نے مثنوی میں کس قدر مختصر الفاظ میں دنیا کی حقیقت عیاں کر دی ہے:

"چیست دنیا؟ از خدا غافل بدن　　　نے قماش و نقرہ فرزند و زن"**(24)**

یعنی دنیا کیا ہے؟ یہ اللہ سے غافل ہو جانے کا نام ہے، نیز مال و دولت، اہل و عیال دنیا نہیں۔ امام شافعی بھی دنیا کی ناپائیداری و حقیقت کو خوب عیاں کیا ہے، مثلاً ایک مقام پر بیان کیا کہ

''و ما هي إلا جيفة مستحيلة — عليها كلاب همهن اجتذابها

فإن تجتنبها كنت سلما لأهلها — وإن تجتذبها نازعتك كلابها''(25)

یقیناً دنیا ایک گلی سڑی تعفن زدہ لاش ہے، جس پر کتے جمع ہو کر بھنبوڑ رہے ہیں، اگر تم اپنا دامن بچاتے رہو گے تو اہل دنیا سے محفوظ رہو گے، اگر تم دنیا کی طرف مائل ہو گئے تو دنیا کے کتے تم سے جھگڑنے کے لیے تیار ہوں گے۔

امام شافعی کے دنیا کی مذمت کے حوالے سے بعض دیگر اشعار ملاحظہ ہوں:

يا من تعزز بالدنيا و زينتها — الدهر يأتي على المبني والباني

و من يكن عزه الدنيا وزينتها — فعزه عن قليل زائل فاني

واعلم بأن كنوز الأرض من ذهب — فاجعل كنوزك من بر وإيمان(26)

جو شخص دنیاوی زیب و زینت کو باعث عزت سمجھتا ہے، حوادث زمانہ اس مکان و مکین کو فنا کی گھاٹ اتار دے گا، جس شخص کی عزت دنیوی زیب و زینت ہو، عنقریب اس کی عزت فنا ہو جائیگی۔ جان لے! اگرچہ اہل دنیا کے نزدیک سونا چاندی خزانہ ہے، مگر تم نیکی اور ایمان کو اپنا خزانہ بنا۔

إن لله عبادا فطنا — تركوا الدنيا و خافوا الفتنا

نظروا فيها فلما علموا — أنها ليست لحي وطنا

جعلوها لجة واتخذوا — صالح الأعمال فيها سفنا(27)

اللہ کے کچھ عقلمند و ذہین بندے ایسے ہیں جنہوں نے فتنوں کے اندیشہ کے باعث دنیا کو چھوڑ دیا، انہوں نے دنیا میں غور و فکر کیا تو وہ باخبر ہوئے کہ دنیا کسی جاندار کا دائمی گھر نہیں ہے، تو انہوں نے دنیا کو گہرا سمندر سمجھ کر نیک اعمال کو اس میں سفر کرنے کا سفینہ بنالیا۔

امام شافعی کے یہاں علم کی فضیلت واہمیت:

اللہ جل مجدہ نے علم کو اس قدر فضیلت و عظمت بخشی کہ وحی الٰہی کا آغاز ''اقراء''، یعنی پڑھ سے ہوا، پہلی وحی میں رب کائنات نے علم کی عظمت و رفعت کو واضح کر دیا، نیز کثیر احادیث بھی فضیلت علم پر ناطق ہیں، علم کی اہمیت، تحصیل علم اور کونسا علم حاصل کرنا چاہئے، اس حوالے سے امام شافعی کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

إنما العلم عميق بحره — فخذوا من كل شيء أحسنه(28)

علم تو ایک عمیق سمندر ہے، اس لیے اس عظیم علم کی تمام تر اچھائیاں خوب حاصل کرلو۔

رأيت العلم صاحبه كريم — ولو ولدته آباء لئام

وليس يزال يرفعه إلى أن يعظم أمره القوم الكرام
ويتبعونه في طل حال كراعي الضأن تتبعه السوام
فلولا العلم ما سعدت رجال ولا عرف الحلال ولا الحرام(29)

اہل علم کو میں نے ہمیشہ قابل عزت و تکریم پایا ہے اگرچہ وہ کمتر خاندان سے تعلق رکھتا ہو، اور علم ہمیشہ اسے اوج ثریا تک پہنچاتا رہتا ہے یہاں تک امیر و کبیر اس کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں، اور ہر حال میں اس کی اتباع و پیروی کرتے ہیں جیسے مویشی چرواہے کی اتباع کرتے ہیں، اگر علم نہ ہوتا تو لوگ سعادت سے شناسانہ ہوتے، نیز حلال و حرام میں تمیز بھی نہ کر پاتے۔

تعلم فليس المرء يولد عالما وليس أخو علم كمن هو جاهل
فإن كبير القوم لا علم عنده صغير إذا التفت عليه الجحافل
وإن صغير القوم إن كان عالما كبير إذا ردت إليه المحافل(30)

علم سیکھ لے کہ کوئی ماں کی پیٹ سے عالم پیدا نہیں ہوتا اور عالم و جاہل کا رتبہ برابر نہیں ہو سکتا، اور علم سے بے بہرہ سردار دشمن کی یلغار کے وقت کمتر و حقیر ثابت ہوتا ہے، اور بیشک علم والا اگرچہ صغیر ہو مگر محافل علم میں اس کو صدر محفل بنالیا جاتا ہے۔

العلم من فضله، لمن خدمه أن يجعل الناس كلهم خدمه
فواجب صونه عليه كما يصون في الناس عرضه ودمه
فمن حوى العلم ثم أودعه بجهله غير أهله ظلمه(31)

علم کا حسن کمال ہے جو اس کو کماحقہ پالیتا ہے یہ علم ایک تعداد کو اس شخص کا خادم بنادیتا ہے، اہل علم پر علم کی حفاظت اس قدر ضروری ہے جیسے انسان اپنے جان و عزت کی حفاظت کرتا ہے، جس شخص نے علم حاصل کر کے اس کو نااہل کے حوالے کر دیا تو اس نے اپنی جہالت کی بنا پر ظلم و زیادتی کی۔

كل العلوم سوى القرآن مشغلة إلا الحديث وعلم الفقه في الدين
العلم ما كان فيه قال حدثنا وما سوى ذاك وسواس الشياطين(32)

قرآن کے علاوہ باقی علوم وقت برباد کرنے کا سبب ہیں، سوائے حدیث اور تفقہ فی الدین کے کہ ان کی بات الگ ہے، علم تو وہ جس میں قال حدثنا کہا جائے، اس کے علاوہ باقی سب شیطانی خیالات ہیں۔ (یعنی دوسرے علوم کی تحصیل میں گمراہی کے اندیشے بہت زیادہ ہیں)

أخي لن تنال العلم إلا بستة سأنبيك عن تفصيلها ببيان
ذكاء وحرص واجتهاد وبلغة وصحبة أستاذ و طول زمان(33)

میرے بھائی علم حاصل کرنے کے لیے چھ چیزیں از حد ضروری ہیں، اس کی تفصیل بتانا چاہتا ہوں، ذکاوت، حرص علم، جہد پیہم، اور متاع علم، صحبت استاد اور وسعت وقت۔

تقویٰ و پرہیز گاری کی فضیلت:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اہل تقویٰ کو اپنے نزدیک سب سے مکرم و لائق تعظیم گردانا ہے، امام شافعی اس حوالے سے بیان کرتے ہیں:

يريد المرء أن يعطى مناه　　　و يأبى الله إلا ما أرادا
يقول المرء فائدتي و مالي　　　وتقوى الله أفضل ما استفادا(34)

انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کے سارے ارمان ہو جائیں اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ جو اس نے چاہا وہی پورا ہو کر رہے، انسان چلاتا رہتا ہے: ہائے! میرا مال، میرا فائدہ، جب کہ رب کا خوف و پرہیز گاری انسان کو ملنے والے فوائد میں سے سب سے افضل فائدہ ہے۔

المرء إن كان عاقلا ورعا　　　أشغله عن عيوب غيره ورعه
كما العليل السقيم اشغله　　　عن وجع الناس كلهم وجعه(35)

انسان اگر عاقل و پرہیز گار ہو گا تو اس کا تقویٰ اسے دوسروں کے عیوب سے بے پرواہ کر دے گا، جیسے کہ بیمار آدمی کو اس کا اپنا درد لوگوں کے درد کی طرف متوجہ ہونے نہیں دیتا۔

محبت کی حقیقت:

محبت اطاعت و پیروی پر ابھارتی ہے، اطاعت کا عویدار مطیع و فرمانبر دار ہوتا ہے، اس حوالے سے امام شافعی کے اشعار دیکھیے:

تعصي الإله وأنت تظهر حبه　　　هذا محال في القياس بديع
لو كان حبك صادقا لأطعته　　　إن المحب لمن يحب مطيع
في كل يوم يبتديك بنعمة　　　منه وأنت لشكر ذاك مضيع(36)

تم رب کائنات کی نافرمانی بھی کرتے ہو اور اس سے محبت کے دعویدار بھی ہو، یہ تو عقلا محال و نادر الوقوع بات لگتی ہے۔ اگر محبت الٰہی میں تو سچا ہوتا تو ضرور اس کے اطاعت و فرمانبر داری کرتے کیونکہ محب تو اپنے محبوب کا مطیع و اطاعت گذار ہوتا ہے۔ نیز ہر آنے والا دن رب کی نت نئی نعمتوں سے طلوع ہوتا ہے، تم تو اس نعمت کے شکر سے بھی لاتعلق ہو رہے ہو۔

توکل کا درس:

اہل معرفت و صوفیاء کرام کے یہاں توکل کی روحانی رمز کو بیحد اہمیت حاصل ہے، امام شافعی نے توکل کی اہمیت کو کس قدر عمدگی سے شاعری کا جامہ پہنایا ہے، آپ بھی ملاحظہ کریں:

توكلت في رزقي على الله خالقي　　　وأيقنت أن الله لا شك رازقي
وما يك من رزقي فليس يفوتني　　　ولو كان في قاع البحار الغوامق
سيأتي به الله العظيم بفضله　　　ولو لم يكن مني اللسان بناطق
ففي أي شيء تذهب النفس حسرة　　　وقد قسم الرحمن رزق الخلائق(37)

روزی کے معاملے میں مجھے اپنے خالق پر کامل بھروسہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میرا حقیقی رازق یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔ اور میری مقدر کی لکھی روزی مجھ سے چھینی نہیں جاسکتی (وہ مجھے ضرور ملے گی) اگرچہ وہ گہرے سمندر کی پاتال میں ہو۔ اللہ اپنے فضل عظیم سے مجھے اپنے روزی سے نوازے گا اگرچہ میری زبان اس کا مطالبہ نہ کرے۔ اے نفس! تو کس وجہ سے حسرت کرتا ہے، جبکہ رازق حقیقی نے مخلوق کے رزق کی تقسیم خود ازل سے فرمادی ہے۔

أنت حسبي، وفيك للقلب حسب	ولحسبي إن صح لي فيك حسب
لا أبالي متى ودادك لي صح	من الدهر ما تعرض خطب(38)

میرے لیے تو کافی ہے اور میرے دل میں تیرے لیے اچھا گمان ہے، تیرے بارے میں اچھا گمان ہی میرے لیے کافی ہوگا، جب مجھے تیری سچی محبت مل جائے تو مجھے زمانے کے مصائب و آلام کی کوئی پرواہ نہیں۔

قناعت کا بیان:

قناعت انسانی صفات میں سے ایک عمدہ صفت ہے، یہ دوسروں کی محتاجی اور غیر ضروری خواہشات سے بچنے کا بہترین سبب ہے، اس حوالے سے امام شافعی کے اشعار ملاحظہ کریں:

العبد حر إن قنع	والحر عبد إن طبع
فاقنع ولا تطمع فلا	شيء يشين سوى الطمع(39)

قناعت پسندی کے سبب غلام بھی آزاد جیسا ہے اور طمع و لالچ کے سبب آزاد غلام کی مثل بن جاتا ہے۔ قناعت پسندی اختیار کر اور لالچ مت کر کیونکہ لالچ کی مثل انسان کو عیب دار کرنے والی چیز کوئی اور نہیں ہے۔

رأيت القناعة رأس الغنى	فصرت بأذيالها متمسك
فلا ذا يراني على بابه	ولا ذا يراني به منهمك
فصرت غنيا بلا درهم	أمر على الناس شبه الملك(40)

میں نے قناعت کو مالداری و استغناء کا سبب پایا، میں نے اس کا دامن مضبوطی سے تھام لیا، اب مجھے نہ کوئی اپنے دروازے پر دیکھتا ہے، نہ مجھے کسی سے کوئی غرض ہے، میں مال و دولت کے بغیر ایک مالدار ہوں، میں شاہانہ ٹھاٹ سے زندگی گذارتا ہوں۔

صبر اور حلم و بردباری کے فوائد:

صبر، تحمل مزاجی اور بردباری خوشگوار و اطمینان بخش زندگی گزارنے کا بہت اہم ہے، معاشرے میں بے جا جذباتیت یا بات بات پر غصہ کرنے والے اشخاص کو پسند نہیں کیا جاتا، نیز صبر اطمینان و سکون کا باعث ہے، امام شافعی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

صبرا جميلا ما أقرب الفرجا	من راقب الله في الأمور نجا
من صدق الله لم ينله أذى	ومن رجاه يكون حيث رجا(41)

بیشک صبر جمیل کامیابی و کشادگی کے بہت قریب ہے، کامیاب وہ ہے جس نے اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کر دیا، نیز جس کا اللہ سے تعلق مضبوط ہو گیا اس کو کوئی تکلیف و اذیت نہیں پہنچے گی، اور جو اللہ سے اچھی امید رکھے گا اللہ اس کی امید ضرور پوری کرے گا۔

يخاطبني السفيه بكل قبح فأكره أن أكون له مجيبا
يزيد سفاهة فأزيد حلما كعود زاده الإحراق طيبا(42)

بے وقوف مجھے اپنی تمام تر قبیحات کے ساتھ پکارتا ہے، اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اسے جواب دوں، وہ اپنی بے وقوفی میں بڑھتا جاتا ہے اور میں اپنے حلم میں اس عود (خوشبودار لکڑی) کی مانند ہوں جو جلنے سے مزید خوشبودار ہو جاتی ہے۔

حسد کی مذمت:

حسد جو کہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، بغض و عداوت کا سبب ہوتا ہے، اس حوالے سے امام شافعی کہتے ہیں:

كل العداوة قد ترجى مودتها إلا عداوة من عاداك بالحسد(43)
وذي حسد يغتابني حيث لا يرى مكاني ويثني صالحا حيث أسمع97

ہر عداوت و نفرت سے امید محبت رکھی جا سکتی ہے، سوائے اس عداوت و نفرت کے جس کا سبب حسد ہو، اور حاسد میری غیر موجودگی میں غیبت کرتا ہے جبکہ میرے سامنے تعریف و توصیف کرتا ہے۔

اچھی صحبت کا بیان:

إذا لم أجد خلا تقيا فوحدتي ألذ وأشهى من غوي أعاشره
وأجلس وحدي للعبادة آمنا أقر لعيشي من جليس أحاذره(44)

جب مخلص و پرہیزگار دوست نہیں ملتے تو میں تنہائی کو پسند کرتا ہوں، کیونکہ گمراہ اشخاص سے تنہائی زیادہ راحت کا باعث ہے، اور تنہائی میں بیٹھ کر امن و اطمینان سے عبادت کرنا برے لوگوں کی صحبت سے زیادہ طمانیت کا باعث ہے۔

جاہل لوگوں سے دور رہنے میں عافیت ہے:

أعرض عن الجاهل السفيه فكل ما قال فهو فيه
ما ضر بحر الفرات يوما أن خاض بعض الكلاب فيه(45)

بے وقوف و جاہل کی یاوہ گوئی سے درگذر کیا کریں کیونکہ وہ جو کچھ بولتا ہے اس سے اس کی جہالت مزید عیاں ہو جاتی ہے۔ بہنے والے دریائے فرات کو کبھی کوئی نقصان نہیں ہوتا کہ اگر کچھ کتے کسی دن اس میں گھس جائیں۔

خاموشی کی اہمیت:

أحفظ لسانك أيها الإنسان لا يلدغنك إنه ثعبان
كم في المقابر من قتيل لسانه كانت تهاب لقاءه الأقران(46)

اے انسان اپنی زبان کی حفاظت کریں، کہیں وہ تجھے ڈس نہ لے کیونکہ یہ اژدھے ہیں۔ بے شمار ایسے لوگوں کو زبان نے مرواکر قبر میں پہنچادیا جن سے احباب ہیبت کی وجہ سے ملنے سے کتراتے تھے۔

لا خير في حشو الكلام　　إذا اهتديت إلى عيونه
و الصمت أجمل بالفتى　　من منطق في غير حينه
و على الفتى لطباعه　　سمة تلوح على جبينه(47)

کلام میں فضول طوالت کا کوئی فائدہ نہیں جب تک اصل بات تک واضح نہ ہو، نیز شریف انسان کے لیے بے موقع گفتگو کرنے سے خاموشی زیادہ مفید ہے، اور شریف آدمی کی شرافت اس کی پیشانی سے عیاں ہوتی ہے۔

قالوا سكت وقد خوصمت قلت لهم　　إن الجواب لباب الشر مفتاح
والصمت عن جاهل أو أحمق شرف　　وفيه أيضا لصون العرض إصلاح
أما ترى الأسد تخشى وهي صامتة　　والكلب يخسى لعمري وهو نباح(48)

احباب کہتے ہیں آپ معترضین کو جواب کیوں نہیں دیتے، یاد رکھیں! کبھی جواب زیادتی شر کا باعث بن جاتا ہے۔ جاہل یا بے وقوف کے جواب میں خاموشی شرافت ہے، اور خاموشی ہی عزت کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ شیر خاموش ہو تو بھی اس سے خوف ہوتا ہے، جبکہ کتا بھونکے تو بھی اسے پتھر مارے جاتے ہیں۔

نفسانی خواہشات:

فخالف هواك فإن الهوى　　يقود النفوس إلى ما يعاب(49)

نفسانی خواہشات کی تو مخالفت کر کہ نفسانی خواہشات انسان کو برائی کی طرف لی جاتی ہے۔

حقیقت پسندی کی اہمیت:

نعيب زماننا والعيب فينا　　و ما لزماننا عيب سوانا
ونهجو ذا الزمان بغير ذنب　　ولو نطق الزمان لنا هجانا
وليس الذنب يأكل لحم ذئب　　ويأكل بعضنا بعضا عيان(50)

ہم زمانہ کو برا بھلا کہتے ہیں، جب کہ عیب تو ہمارے اندر ہے، ہمارے علاوہ زمانے میں کوئی عیب نہیں، ہم بنا کسی دوش کے زمانے پر الزام دیتے ہیں، زمانے کی گر زبان ہوتی تو ہماری خوب مذمت کرتا، بھیڑیا کبھی بھیڑیئے کا گوشت نہیں کھاتا اور ہم آپس میں کھلم کھلا ایک دوسرے کا گوشت کھاتے ہیں۔

مناقب خلفائے راشدین وآل رسول:

یہ حقیقت ہے کہ خلفائے راشدین وآل رسول سے محبت وعقیدت محبت رسول کی علامات میں سے ہے، امام شافعی ان مقدس شخصیات کی

محبت میں مدح سرائی اس انداز سے کرتے ہیں:

و أن أبا بكر خليفة ربه — وكان أبو حفص على الخير يحرص

وأشهد ربي أن عثمان فاضل — و أن عليا فضيله متخصص

ائمه قوم يهتدى بهداهم — لحى الله من إياهم يتنقص(51)

اور صدیق اکبر رب تعالی کے خلیفہ بر حق ہیں، اور عمر فاروق نیکیوں کے زیادہ حریص تھے۔ اور میں عثمان غنی کی عظمت کی گواہی دیتا ہوں اور علی المرتضی بھی فضیلت میں یکتا تھے۔ یہ ہمارے ایسے عالیشان امام ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے، نیز ان کی توہین کرنے والے پر رب کی لعنت ہو۔

إن كان رفضا حب آل محمد — فليشهد الثقلان أني رافضي(52)

اگر آل رسول سے محبت کرنا رفض ہے تو جن و انسان گواہ ہو جائیں میں رافضی ہوں۔

خلاصہ کلام:

امام شافعی علم و عرفان، فکر و دانش کے عظیم سفیر تھے، اور بلاشبہ آپ کا دیوان بھی فکر و فہم اور علم و قلم کا عظیم شاہکار ہے، ان کی شاعری علم و حکمت سمیت روحانی و اخلاقی مضامین سے آراستہ ہے، آپ نے شاعری کے ذریعے انسانیت کو رزائل سے بچنے اور اعلیٰ اخلاقیات سے خود کو آشنا کرنے کی ترغیب دی ہے، ان کی شاعری عوام و خواص کے کردار کو نکھار کر مثالی معاشرے کی تشکیل میں معاون ہو سکتی ہے۔

References

(1) Dhahabi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad, Se`ar A`lam un Nubala, Beirut: Muassat al Risla, 1985 A.D, vol.06, p.10

(2) Safadi, Salahudin bin Khalil, Alwafi bil Wufiyat, Beirut: Dar al Ehya Turath al Arabi, 1420A.H, vol.2, p.121 & Shahab uddin, Abu Abdulullah Yaqoot, Muajam ul Udba, Beirut: Dar al Gharb al Islami, 1414A.H, vol.6, p. 2393 & Ibn e Asakar, Ali bin Hasan, Tareekh Dimeshq, Beirut: Dar al Fiker, 1415, vol. 51, p.267

(3) Al-duqar, Abdul Ghani, Al Imam us Shafi, faqhee us sunnat al akbar, Dimsqus: Dar al Qalam, 1417, p. 315 to 324.

(4) Baghdadi, Abu Bakar Ahmad bin Ali, Tareekh e Baghdad, Beirut: Dar al Kutub al ilmiyah, 1417 A.H, vol.2, p.55, Al Imam Al Shafi'I, p. 315 to 324.

(5) Al Imam Al Shafi'I, p. 315 to 324

(6) Asqalani, Shahab ud din Ahmed Ibn e Hajar Asqalani, Tahzeeb ul Tahzeeb, aaa Dakkan, Dar al Maarif Nizamia, 1326, vol 9. p.27

(7) Tareekh Dimeshq, vol 51, p. 356

(8) Dhahabi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad, Tareekh e Islam, Beirut: Dar al Gharb al Islami, 2003, vol 5, p.152

(9) Ibn e Kathir, Abu ul Fida, Ismail bin Umar, Al bidaya wa Nihaya, Riyadh: Dar Hajar publisher, 1418 A.H, vol. 14, p. 137

(10) Tash Kubra Zada, Ahmed b bin Mustafa, Miftah al-sa'ada, Beirutaa: Dar al Kutub al almiya, vol 2, p. 204

(11) Ibn e Khaldun, Abdur Rahman bin Muhammad, Muqaddimah Ibn Khaldun, Beirut: Dar al-fikr, 1988, vol. 1, p. 576

(12) Biahaqi, Abu Bakar Ahmad bin Hussain, Manaqib al-Shafi'I, Cairo, Dar al Turath, 1970, vol, 1, p.

254
(13) Tareekh e Islam, vol 5, p. 171
(14) Ibid, vol 5, p.171
(15) Shafi`i, Muhammad bin Idris, Diwan Imam Shafi'i, compiled by Dr. Ameel Badi Yaqub, Beirut, Dar al kitab al arabi, 1996, p. 35
(16) Surah Baqarah, 1:269
(17) Sijistani, Abu Dawud Sulayman ibn al-Ash'ath, Sunnan e Abi dawud, Dimsqus: Dar Al-Risalah Al-'Aalamiyyah, 2009, Hadith No 5010, vol.4, p. 303
(18) Tirmidi, Abu Isa, Muhammad bin Isa, Sunnan e Tirmidi, Beirut: Dar al Gharb al Islami, 1998, Hadith no 2687, vol. 4, p. 348
(19) Tareekh Dimeshq, vol 51, p. 297
(20) Shafi`i, Muhammad bin Idris, Diwan Imam Shafi'i, edited and compiled by Dr.Umar Farooq Taba`, Beirut, Dar Arqum, p. 60
(21) Qushayri, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Hadith no 2957, Beirut: Dar Ihya e Turath ul Arabi, vol. 04, p. 2272
(22) Sunnan e Tirmidi , Hadith no: 2320, vol. 4, p.560
(23) Surah Al Ankabut, 29: 64
(24) Rumi, Muhammad Jalal ud din, Masanavi Molvi manavi, Lahore, Hamid and company, p. 125
(25) Shafi`i, Muhammad bin Idris, Diwan Imam Shafi'i, edited and compiled by Dr.Umar Farooq Taba`, Beirut, Dar Arqum, p.45
(26) Diwan Imam Shafi'I compiled by Dr. Ameel Badi Yaqub,p.146
(27) Ibid, p.117
(28) Ibid, p.118
(29) Ibid, p.104
(30) Ibid, p.100
(31) Ibid, p.108
(32) Ibid, p.113
(33) Ibid, p.113
(34) Ibid, p.62
(35)Diwan Imam Shafi'I compiled by Dr. Ameel Badi Yaqub,p. 98
(36) Shafi`i, Muhammad bin Idris, Diwan Imam Shafi'i, edited and compiled by Dr.Umar Farooq Taba`, Beirut, Dar Arqum, p.83
(37)Ibid, p.90
(38) Ibid, p.42
(39) Ibid, p.86
(40) Ibid, p.95
(41) Ibid, p.54
(42) Ibid, p.45
(43) Ibid, p.63
(44) Ibid, p.69
(45) Ibid, p.123
(46) Ibid, p.116
(47) Ibid, p.114
(48) Ibid, p.55
(49) Ibid, p.43
(50) Ibid, p.117
(51) Ibid, p.79
(52) Ibid, p.81